158

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم یکشنبہ

جلد ۳۰ | ۱۸ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش | ۷ ماہ شوال ۱۳۶۱ ھ | ۱۸ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۴۳

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کمر درد کے علاوہ سر میں بھی درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آج خطبہ جمعہ میں حضور نے تبلیغی نقطہ نگاہ سے طبقہ رؤساء و امراء نیز علماء و سجادہ نشینوں تک کثرت کے ساتھ سلسلہ کا لٹریچر پہونچانے کے لئے تحریک فرمائی۔ اس پر مقامی احباب نقدی اور وعدوں کی صورت میں لبیک کہہ رہے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے سیالکوٹ۔ لائلپور۔ حیدرآباد دکن۔ دہلی۔ امرتسر۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ لاہور۔ گوجرانوالہ اور ضلع گورداسپور کے بعض مقامات سے خدام پہنچ گئے ہیں۔

"اسلامی نظام حیات" پانے کا صحیح طریق

مسلمان اس وقت زبان سے اقرار کریں یا نہ کریں۔ دوسرے کئی ایک رنگوں میں اس بات کا تھلم کھلا اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ دنیا اس وقت محتاج ہے۔ کہ اس کی روحانی اصلاح کا کوئی سامان ہو۔ اُسے صراطِ مستقیم دکھانے کی کوئی صورت ہو۔ اور خدا کے قہر اور عذاب سے بچانے والا کوئی ذریعہ ہو۔ اخبار "مسلمان" کے جس مضمون کا ذکر ہم گزشتہ پرچوں میں کر چکے ہیں۔ اس میں موجودہ جنگ کو قہر الٰہی قرار دے کر اس قہر سے محفوظ رہنے کا طریق "اسلامی نظام حیات" کی پابندی بتایا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق لکھا ہے:۔ "جو لوگ نہیں جانتے۔ کہ اسلامی نظام حیات کیا ہے۔ اور جاننا چاہتے ہیں اور جن لوگوں کو معلوم نہیں۔ کہ اسلامی نظام کے خواص و محاسن کیا ہیں۔ اور وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اور جو واقف نہیں۔ کہ اسلامی نظام ان سے کیا مطالبہ کرتا ہے۔ اور وہ واقف ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اس موضوع سے متعلق اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ اور ایسا لٹریچر حضرت مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کے ماہنامہ ترجمان القرآن اور مولانا کی تصانیف میں بذریعہ وافر مل سکتا ہے جس کے مطالعہ سے اسلامی نظام کی حقیقت و عظمت اور اہمیت و ضرورت سمجھ میں آسکتی ہے"۔ اس تلقین کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا سب سے برگزیدہ رسول "ماننے والوں اور قرآن کریم ایسا جامع اور مکمل صحیفہ آسمانی اپنے پاس رکھنے والوں کو اس وقت ضرورت ہے اس بات کی۔ کہ "اسلامی نظام حیات" کا پتہ لگانے۔ اور اس کے خواص و محاسن معلوم کرنے کے لئے کوئی "لٹریچر" دستیاب ہو۔ تاکہ اس پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالےٰ کے قہر اور غضب سے بچ سکیں۔ اب سوال صرف یہ ہے۔ کہ اس قسم کا لٹریچر کونسے انسان کا موثر اور مفید ہو سکتا ہے۔ آیا ایسے شخص کا جس کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ مروجہ علوم کا ماہر ہے یا ایسے انسان کا جو یہ دعوےٰ رکھتا ہو کہ خدا تعالےٰ نے اسے دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ موخر الذکر انسان کا لٹریچر ہی قابل قبول اور قابل ترجیح ہو سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ اتنی صاف اور واضح بات پر غور نہیں کیا جاتا۔ اول تو یہی تسلیم نہیں کیا جاتا۔ کہ دنیا کو خدا تعالےٰ کے کسی مامور اور مرسل کی ضرورت ہے۔ حالانکہ ایک طرف عالمگیر قہر الٰہی کا پے بہ پے نزول۔ اور دوسری طرف خدا تعالےٰ کا یہ ارشاد کہ وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ اس وقت رسول کا مبعوث ہونا ضروری ہے۔ لیکن جب مجبوراً یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ قہر الٰہی سے بچنے کا طریق معلوم کرنے کے لئے کسی لٹریچر کی ضرورت ہے۔ تو پھر بھی یہ دیکھنا ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ کہ وہ لٹریچر کسی عام انسان کا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ایسی ہستی کا ہونا چاہیئے۔ جس نے خدا تعالےٰ سے اپنے خاص تعلق اور وابستگی کا اعلان کر رکھا ہو۔ اور جس کا دعوےٰ ہو۔ کہ خدا تعالےٰ اس سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اور اسی نے دنیا کی روحانی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔

کسی عام انسان کا "لٹریچر" کیوں قابل توجہ نہیں۔ اس کے متعلق گو بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم صرف ایک بات پیش کرتے ہیں اور وہ بھی وہی جس کا ذکر مذکورہ بالا مضمون میں موجود ہے۔ اس مضمون میں اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ "اسلامی نظام حیات جسے خدا کے سب سے برگزیدہ رسول نے مسلمانوں کو اس لئے دیا۔ کہ وہ خود اس سے فائدہ اٹھائیں اور ساری دنیا کو اس کی خیر و برکت سے بہرہ ور کریں۔ لیکن مسلمانوں نے اس نظام زندگی کو اٹھا کر طاق نسیان پر رکھ دیا جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ خود بھی ذلیل و خوار اور مبتلائے مصائب و آلام ہیں۔ اور دنیا کی دوسری قومیں بھی ہلاکت و تباہی میں مبتلا ہو رہی ہیں۔" جب سب کے سب مسلمانوں کی اپنی حالت یہ ہے۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ ان میں سے خود بخود کوئی ایسا "لٹریچر" مہیا کر سکے۔ جس سے "اسلامی نظام حیات" کا پتہ مل سکے۔ کیا کوئی اندھا اندھوں کو سیدھی راہ دکھا سکتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ وہ لوگ جو "اسلامی نظام حیات" کو اٹھا کر طاق نسیان پر رکھ چکے ہیں۔ وہ خود بخود اسے اُتار بھی سکیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہو سکیں۔

پھر جس لٹریچر کا حوالہ دیا گیا ہے اس کے متعلق اتنا تو دیکھ لیا جائے۔ کہ اس نے اس وقت تک مسلمانوں کی عملی اور اعتقادی زندگی میں کس قدر تغیر پیدا کیا ہے۔ اگر کچھ بھی نہیں اور ذرہ بھر بھی نہیں۔ تو اس کے بے اثر اور بے نتیجہ ہونے میں کیا شک و شبہ ہو سکتا ہے۔ مودودی صاحب عرصہ سے کتب اور رسالے تصنیف کر رہے ہیں۔ کئی رنگ کے ادارے بھی قائم کرتے رہتے ہیں بڑی بڑی سکیمیں بھی بناتے رہتے ہیں اور بڑے بڑے دعوے بھی ان کی طرف سے سننے میں آتے رہتے ہیں۔ لیکن اس سارے شور کا نتیجہ کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ کیا ان کے ذریعہ اسلام کی صحیح تعلیم پر چلنے والی کوئی جماعت پیدا ہوئی کیا حفاظت اور اشاعت اسلام کا فرض ادا کرنے والے لوگوں کو انہوں نے اپنے جھنڈے تلے جمع کر لیا۔ قطعاً نہیں۔ پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ان کا لٹریچر پڑھنے سے وہ "اسلامی نظام حیات" حاصل ہو سکتا ہے جس کے حصول کے بعد خدا تعالےٰ کا غضب اور قہر اس کی محبت اور شفقت سے تبدیل ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اپنے اثرات کے غیر معمولی ثبوت بھی پیش کرتا ہے۔ پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریروں اور تقریروں سے مستفیض ہونا چاہیئے۔ جن میں زندہ خدا کے زندہ نشانات کا ذکر ہوتا ہے۔ اور حقائق و معارف قرآن کے دریا بہائے جاتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

محکمہ قضاء کا ایک ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا حسب ذیل فیصلہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

"کرایہ مکانات و دیگر اجارات کے متعلق یہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے معاہدہ اس کو قرار دیا جائے گا جو تحریری ہو یا دو گواہوں کی موجودگی میں ہو میعاد مقرر ہو اور کرایہ مقرر ہو" ناظم قضاء

آمد امام الزمان

خزاں دیدہ چمن پر پھر سے دورِ کامیاب آیا
زمیں والوں کی دیرینہ دعاؤں کا جواب آیا
محمد کے خدا کے دین کی نورانی قبا پہنے
ہمارے میکدے میں آج ساقی بے حجاب آیا
نہ کیوں مژدہ کہوں فرقت گزیدہ آرزوؤں سے
کہ ساقی خود سنبھالے ہاتھ میں جام شراب آیا
عطا کی زندگی مردہ دلوں کو دیں کو تابانی
لباسِ میرزا میں اس کا لطفِ بے حساب آیا
صدائے حق و ہو صبح و مسا ہے پھر مساجد میں
لو دیں کے ذرے ذرے میں نئے سر سے شباب آیا
عدو بھی لوہا مانے تیغ برّان محمدؐ کا
ضلالت کی مجالس میں کچھ ایسا انقلاب آیا
بجھا دو کفر کی دن رات جلنے والی شمعوں کو
کہ اب محفل کی تابانی بڑھانے آفتاب آیا
مسیح وقت نے اس کو پچھاڑا دیں کے آئیں سے
کبھی جو زہد کے بل پر کوئی خانہ خراب آیا
میں ان سے کر رہا ہوں اکتساب زندگی ثاقب
کہ ہر ناکام اں جا کر جہاں سے کامیاب آیا
(ثاقب زیروی)

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

جناب چوہدری صاحب موصوف کے متعلق ایک اخباری خبر گزشتہ پرچہ میں درج کی جا چکی ہے۔ اسی سلسلہ میں الیسوسی ایٹڈ پریس کی یہ خبر دلچسپی سے پڑھی جائیگی۔ کہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بھیجنے کے لئے منتخب کیا گیا ہے تاکہ آپ وہاں پہنچکر ہندوستانی مسائل کے متعلق پبلک کو صحیح طور پر باخبر کر سکیں۔ آپ کا عہدہ ایجنٹ جنرل سے بھی کچھ زیادہ کر دیا جائے گا۔ آپ فیڈرل کورٹ کے جج بدستور رہیں گے۔

پتہ مطلوب ہے ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا کا نظارت ہذا کو پتہ مطلوب ہے۔ جس دوست کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو جلدی مطلع فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

چند نوجوانوں کی فوری ضرورت نظارت ہذا کو چند ایسے نوجوانوں کی فوری طور پر ضرورت ہے جو کچھ عرصہ ملٹری میں کام کر چکے ہوں۔ عمر ۱۸ سال سے کم ہو اور صحت اچھی ہو۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں بعد تصدیق مقامی امیر یا پریذیڈنٹ نظارت کو بھجوا دیں۔ پنشنر احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں (ناظر امور عامہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجاہدات کے بغیر کمال حاصل نہیں ہو سکتا

اس قسم کے لوگ ہمیشہ گزرے ہیں جو چاہتے ہیں کہ بغیر کسی قسم کی محنت اور تکلیف اور سعی اور مجاہدہ کے وہ کمالات حاصل کر لیں۔ جو مجاہدات سے حاصل ہوتے ہیں۔ صوفیا کرام کے حالات میں لکھا ہے۔ کہ بعض لوگوں نے آکر ان سے کہا کہ کوئی ایسا انتظام ہو۔ کہ ہم پھونک مارنے سے ولی ہو جائیں۔ ایسے لوگوں کے جواب میں انہوں نے یہی فرمایا ہے۔ کہ پھونک کے واسطے بھی تو قریب ہونے کی ضرورت ہے کیونکہ پھونک بھی دور سے نہیں لگتی۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لیس للانسان الا ما سعیٰ یعنی کوئی انسان بغیر سعی کے کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ قانون ہے۔ پھر اس کے خلاف اگر کوئی کچھ حاصل کرنا چاہے تو وہ خدا تعالےٰ کے کاموں کو توڑتا ہے۔ اور اسے آزماتا ہے اس لئے محروم رہے گا دنیا کے عام کاروبار میں بھی تو یہ سلسلہ نہیں ہے۔ کہ پھونک مار کر کچھ حاصل ہو جائے یا بدوں سعی اور مجاہدہ کے کوئی کامیابی مل سکے۔ جس قدر کاروبار دنیا کے ہیں سب میں اول انسان کو کچھ کرنا پڑتا ہے۔ جب وہ ہاتھ پاؤں ہلاتا ہے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ بھی برکت ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح پر خدا تعالےٰ کی راہ میں وہی لوگ کمال حاصل کرتے ہیں۔ جو مجاہدہ کرتے ہیں۔ اس لئے فرمایا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا پس کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ مجاہدہ ہی کامیابیوں کی راہ ہے"

(الحکم ۱۰/۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء)

معمولی زیادتی نہیں بلکہ خاص زیادتی کریں

"میں ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ جو گو پہلے چندے دیتے رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے اس قدر قربانی نہیں کی۔ جس قدر کہ ان کے دوسرے بھائی کرتے رہے ہیں۔ کہ وہ ان تین سالوں (سال ہشتم سال نہم اور سال دہم) سے فائدہ اٹھا کر معمولی زیادتی کی جگہ خاص زیادتی کے ساتھ ان تین سالوں میں حصہ لیں۔ تاکہ ان کا انجام اعلیٰ درجہ کے لوگوں والا ہو۔ اور خواتیم اعمال کے مطابق ہی انسان کا درجہ ہوتا ہے۔ پس اب بھی وقت ہے۔ کہ جو دوست پہلے کم چندہ دیتے رہے ہیں یا قربانی کے مقام کو انہوں نے پہلے صحیح طور پر نہیں سمجھا تھا یا ان دوستوں کی قربانی اور عمل کو دیکھ کر جن کے حالات ان سے زیادہ اچھے نہیں۔ مگر انہوں نے قربانی ان سے زیادہ کی ہے۔ اب ان کے اندر بھی یہ احساس پیدا ہو چکا ہے۔ کہ انہیں زیادہ قربانی کرنی چاہیئے تھی۔ وہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کریں۔ اور آئندہ تین سالوں (سال ہشتم سال نہم۔ سال دہم) میں زیادہ قربانیاں کر کے اس آخری دور میں اپنے آپ کو آگے نکالنے کی کوشش کریں۔"

دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں کو اپنا آٹھ سالہ حساب معلوم نہ ہو۔ مگر ان کا دل چاہتا ہو۔ کہ ہمیں اپنے چندے میں مزید اضافہ کرنا چاہیئے۔ تا ان کی قربانی کم سے کم ایک ماہ کی آمد سے بڑھ جائے۔ تو ایسے احباب کو چاہیئے کہ وہ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید سے اپنا آٹھ سالہ حساب منگوا لیں

سمندر یار سے مرزا احمد خان صاحب جو سال ہشتم میں ۹۰ روپے ابتدائے سال میں دے چکے ہیں۔ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ خدا کے فضل سے میں جمعدار ہو گیا ہوں۔ اور بیس روپے ماہوار کی ترقی ملی ہے۔ میں سال ہشتم میں ۱۲۰ روپے کی رقم پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ اب آپ کی سال ہشتم کی وصولی ۱۸۰ ہو گئی جزاکم اللہ احسن الجزاء پس وہ جن کے چندے میں کمی ہے۔ وہ اپنی کمی...

159

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ جان محمد صاحب متوطن ہوللڑ

بتوسط صیغہ تالیف وتصنیف - قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۱)

میری عمر اس وقت قریباً باسٹھ ۶۲ سال کی ہے - میں نے سنہ ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلے بذریعہ خط بیعت کی - پھر ۱۹۰۴ء میں بمقام گورداسپور دوران مقدمہ کرم دین ساکن بھیں میں حاضر ہو کر دستی بیعت سے مشرف ہوا - میں منٹگمری سے اور والد صاحب شیخ برکت علی صاحب مرحوم اور چوہدری غلام احمد خان صاحب مرحوم کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور سے گورداسپور حاضر ہوئے تھے - حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چوہدری صاحب مرحوم کی وجہ سے ایک علیحدہ چھولداری ہم کو بھی دے دی - ہم تینوں اس میں ٹھہرے - اور دیگر احباب میں سے بعض نیچے مکان میں - اور بعض چھولداریوں میں ٹھہرے ہوئے تھے -

(۲)

ایک دن چوہدری غلام احمد خان صاحب نے فرمایا - مجھے معلوم ہوا ہے - کہ باورچی خانہ میں بٹیر پکائے گئے ہیں - مجھے دو بٹیر لا دو - میں نے باورچی سے دریافت کیا - تو اس نے کہا - کہ لاہور سے مہمان آئے ہوئے ہیں - یہ اُن کے لئے پکائے گئے ہیں - میں اُس سے اصرار کر رہا تھا کہ چوہدری غلام احمد خان ایک امیر اور خوش خور آدمی ہیں - اور میرے والد صاحب کے دوست ہیں - بالفرور دو بٹیر ان کے لئے دے دو - اسی اثناء میں حافظ حامد علی صاحب مرحوم بالائی حصۂ مکان سے آ گئے - اور یہ ماجرا انہوں نے سُنا باورچی نے بتلایا - کہ خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ آئے ہوئے ہیں - ان کے لئے بٹیر پکائے گئے ہیں - میں مایوس ہو کر چھولداری میں آ گیا - تھوڑی دیر بعد حافظ حامد علی صاحب مرحوم ایک طشتری میں دو بٹیر بھنے ہوئے لے کر آ گئے - اور فرمایا - کہ میں نے حضرت اقدس سے ذکر کیا تھا - حضور پُرنور نے فرمایا کہ جلد انہیں بٹیر پہونچا دو - اور فرمایا - کہ کل سب کے لئے بٹیر پکائے جائیں ۔

چنانچہ دُوسرے دن ایک بڑے دیگچہ میں بٹیر پکائے گئے - اور ہم سب کو کھلائے گئے -

(۳)

کچہری کے باہر میدان میں دری بچھی ہوتی تھی - حضور معہ احباب اُس دری پر بیٹھا کرتے تھے - بعض اوقات لیٹ بھی جاتے تھے - اور ہم خدام دباتے رہتے تھے - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پنڈلیاں - اور رانیں بہت سخت - اور گول تھیں - میں حیران ہوتا تھا کہ اس عمر میں ایسا مضبوط جسم ہے ؟ لیٹے لیٹے حضور انور کے ہونٹ قدرے متحرک رہتے تھے - اور گنگنانے کی آواز آتی رہتی تھی - خواہ آنکھیں بند ہی ہوں - اور معلوم ہوتا تھا - کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ پڑھ رہے ہیں - مجھے حضور علیہ السلام کے پاؤں دبانے اور جسم کو چھُونے سے لذت محسوس ہوتی تھی - جو مجھے اپنے جسم میں سرایت کرتی ہُوئی محسوس ہوتی تھی ۔

(۴)

میرا طریق تھا - کہ جب کبھی کوئی دوست بیعت کرتا - میں فوراً اپنا ہاتھ بیعت کرنے والے کے ہاتھ پر رکھ دیتا - اس کا اثر بھی میرے جسم میں دیر تک رہتا - ایسا ہی مصافحہ کرتے وقت بھی محسوس کرتا اس لئے میں بار بار مصافحہ کرتا - اور بیعت کرتا تھا - ایک روز دیکھا - کہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی بھی وہاں شہادت دینے کے لئے آئے ہوئے تھے - الفاظ لئیم اور کذّاب کے متعلق غالباً ان کی شہادت تھی - جن کے معانی لغت کی بڑی بڑی کتابوں سے انہوں نے عدالت میں دکھلائے تھے ۔

(۵)

گورداسپور جانے سے پہلے احقر قادیان بھی گیا - حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ سیر کو جانے کا موقعہ بھی ملتا تھا - جہاں اب محلہ دارالرحمت ہے - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرف سے ہو کر جامعہ احمدیہ کی جگہ سے ہوتے ہُوئے واپس تشریف لائے تھے - مسجد مبارک میں حلقہ احباب کے اندر بیٹھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مختلف امُور کے متعلق گفتگو فرمایا کرتے تھے ۔

(۶)

سنہ ۱۹۰۵ء میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب دہلی سے واپسی پر لدھیانہ تشریف لائے - تو اُن دنوں میں قلعہ پھلور میں تعلیم قانون کے لئے گیا ہوا تھا - وہاں اطلاع ملنے پر معہ بھائی شہاب الدین صاحب قریشی ساکن ماہل پور ضلع ہوشیار پور - لدھیانہ پہونچا - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جہاں نہال ایڈیٹر کی دوکان ہے - اس کے بالمقابل مکان پر فروکش تھے - جو کہ برلب سڑک واقعہ تھا - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام برآمدے میں ایک کُرسی پر تشریف رکھتے تھے - میں بھائی شہاب الدین صاحب کو جنہوں نے دستی بیعت نہ کی تھی - اپنے ساتھ لے کر حاضر خدمت ہوا - اور بعد مصافحہ عرض کیا - کہ حضور بھائی شہاب الدین صاحب بیعت کرنا چاہتے ہیں - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا - کہ بیعت شام کو کریں - اس پر احقر نے عرض کیا - کہ حضور ! ہم قلعہ پھلور میں تعلیم کے لئے آئے ہُوئے ہیں - جمعرات کو صبح سے شام تک ہمیں رخصت ہوتی ہے اور شام سے پہلے ہمارا وہاں پہونچنا ضروری ہے - اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا - کہ اچھا - ابھی کر لیں - چنانچہ اسی وقت ان کی بیعت لے لی گئی - اور دُعا کی گئی ۔

(۷)

مولوی محمد احسن صاحب امروہی سے بھی ہم نے ملاقات کی - جو کہ اس وقت قرآن شریف کھولے ہُوئے بیٹھے تھے - وُہ فرمانے لگے - دیکھو - قرآن شریف کی ہر آیت سے وفاتِ مسیح ثابت ہوتی ہے - اُسی روز ایک اشتہار جو سعد اللہ لدھیانوی کی طرف سے شائع ہو کر تقسیم ہو رہا تھا - اس کا علم ہُوا - اور اخویم مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے فوراً جوابی اشتہار لکھ کر تقسیم کرا دیا ۔

(۸)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب لدھیانہ سے قادیان تشریف لے جا رہے تھے - تو ہم پھلور سٹیشن پر پھر حاضر ہُوئے - اور مصافحہ کے بعد عرض معروض کر رہے تھے - کہ ایک معزز سکھ سردار جو پھلور کے قرب و جوار کے رئیس - اور جاگیر دار تھے - اور جو بتلاتے تھے - کہ ۹ - دس میل سے صرف درشن کرنے کے لئے آیا ہوں - ایک بڑا تھال مٹھائی کا لے کر حاضر ہُوئے - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تھال خود لے کر اندر بال بچوں کو جو کہ ساتھ ہی تھے - پکڑا دیا - اور خود پلیٹ فارم پر ٹہلتے رہے - چونکہ گاڑی وہاں بہت دیر تک کھڑی رہتی تھی - اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پلیٹ فارم پر کافی دیر ٹہلتے رہے - اور اُس سکھ رئیس سے اس موضوع پر گفتگو فرماتے رہے - کہ سکھ صاحبان ہم سے بہت قریب ہیں - اور بہت اچھے ہوتے ہیں - کیونکہ شرک نہیں کرتے ۔

(۹)

پھلور سٹیشن پر ان دنوں یورپین ریلوے سٹاف کافی ہوتا تھا - چنانچہ اس وقت انگریز مرد اور عورتیں جبکہ حضور علیہ السلام ٹہل رہے تھے - دیوار کے ساتھ اپنی ٹوپیاں اُتار کر اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے متحیر کھڑے تھے -

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنیکا طریق

استاذی المکرم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب روزانہ بعد نماز فجر مسجد اقصےٰ میں صحیح مسلم کا درس دیا کرتے ہیں۔ آپ کے دو دن کے درس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جس میں آپ نے نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کے طریق بیان فرمائے۔

فرمایا ضروری ہے کہ نماز میں دو باتوں کا خیال رکھا جائے۔ اول یہ کہ نماز پوری توجہ اور خشوع خضوع کے ساتھ ادا کی جائے۔ دوم یہ کہ اس کے ظاہری ارکان کو پوری محافظت اور خیال سے بجالایا جائے۔

نماز میں توجہ اور خشوع خضوع پیدا کرنے کے لئے جس طرح انسان کو اپنا دل اس قابل بنانا چاہیئے۔ کہ اس میں خدا تعالےٰ کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جہاں تک ہوسکے ان باتوں کو بھی دُور کیا جائے۔ جو اس کی توجہ کو دوسری طرف پھیرنے والی ہیں۔ کیونکہ انسانی طبیعت اس قسم کی واقع ہوئی ہے۔ کہ ادھر ادھر کی آوازیں سنکر یا نئی چیزیں دیکھ کر ان کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ اور اصل مقصد سے ایک حد تک غافل ہو جاتی ہے۔ اسی لئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز پڑھنے کے لئے ایک ایسا کپڑا لایا گیا جس پر بیل بوٹے بنے ہوئے تھے۔ تو آپ نے واپس کر دیا۔ اور فرمایا کہ اس سے نماز میں توجہ دوسری طرف بٹتی ہے۔

سناتن دھرمی ہندو نماز کی توجہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اسلام میں بھی تو بت پرستی ہے کیونکہ جسطرح ہم اپنے دیوی دیوتاؤں کو اپنے سامنے رکھ کر عبادت کرتے ہیں۔ اسی طرح مسلمان بھی خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ پس ہمارے اور مسلمانوں میں کیا فرق ہوا۔ مگر یاد رہے کہ مسلمان جو خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کر کے نماز پڑھتے ہیں تو اس وجہ سے نہیں کہ اس مکان کی پوجا کرتے ہیں۔ بلکہ انکے مونہہ سے بھی یہی الفاظ نکلتے ہیں۔ کہ اے اس گھر کے مالک ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ چنانچہ خود خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ فلیعبدوا رب ھذا البیت یعنی اس گھر کے مالک کی عبادت کرو۔ بخلاف اس کے سناتن دھرمی تو اپنے دیوی دیوتاؤں کو اپنے سامنے رکھ کر ان کے نام سے کہتے ہیں۔ کہ اے فلاں دیوتا ہمیں یہ چیز دے۔ اس سے فرق بالکل ظاہر ہے۔

علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز کی توجہ ان الفاظ اور معانی میں ہوتی ہے جو انسان اپنے مونہہ سے ادا کر رہا ہوتا ہے۔ جس طرح ہم کہتے ہیں کہ فلاں نہائت توجہ سے کتاب پڑھ رہا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کے الفاظ اور معانی کو غور سے پڑھتا ہے۔ پس جب آدمی نماز پڑھے تو الفاظ اور معانی پر غور کر کے پڑھے۔ کیونکہ خود خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ حتی تعلموا ما تقولون یعنی یہاں تک کہ تم جانو جو تم کہہ رہے ہو۔ پھر نماز کے ہر لفظ پر غور کر کے پڑھے۔ اور جو صفات خدا تعالےٰ کی ان میں مذکور ہوں۔ ان پر غور کرے۔ اور خیال کرے کہ خود میں کہاں تک ان صفات کا مظہر ہوں۔ اگر کچھ کمی ہے تو اس کے دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور خدائی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

اس سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ عام طور پر دعائیں اسی لئے قبول نہیں ہوتیں۔ کہ کامل توجہ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جاتی بیشک خدا تعالےٰ بندے کی پکار سنتا ہے۔ مگر اسی خدا نے اسباب بھی بنائے ہیں۔ جن پر کاربند ہو کر ہی انسان اپنے مقصد کو پا سکتا ہے۔ جہاں کامل توجہ سے نماز ادا کی جائے وہاں اس بات کا بھی خیال رکھنا نہائت ضروری ہے کہ تمام ارکان کے ساتھ ادا ہو۔ لیکن پھر بھی انسان نماز میں بھولتا ہے۔ اور خود شارع علیہ السلام نے فرمایا کہ انما انا بشر مثلکم انسیٰ کما تنسون میں بھی تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔ میں بھی تمہاری طرح بھول جاتا ہوں۔ اور فرمایا جب کوئی شخص نماز میں بھول جائے۔ تو سلام سے پہلے دو سجدے کرے (جن کا نام سجود سہو ہے) یہی مسئلہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جاءہ الشیطان فلبس علیہ یعنی جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو۔ تو شیطان آتا ہے۔ اور اس کو نماز میں شک ڈال دیتا ہے پس نمازی بھول جاتا ہے۔ کہ کس قدر رکعتیں میں نے پڑھی ہیں۔

اس حدیث میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نسیان اور تلبیس کو شیطان کیطرف منسوب کیا ہے۔ اور جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی دو مقامات پر نسیان کو شیطان کیطرف منسوب کیا گیا ہے اول۔ اس جگہ کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام قید میں تھے۔ اور ان کے ساتھ دو اور آدمی (ایک بادشاہ کا ساقی اور ایک بادشاہ کا باورچی) بھی کسی شبہ کی بناء پر قید میں رکھے گئے تھے۔ انکو خوابیں آئیں جو انہوں نے حضرت یوسف کو بتائیں۔ جب آپ نے ان کی تعبیریں بتا دیں تو ساقی کو علیحدگی میں کہنے لگے۔ کہ جب تم بری ہو کر قید خانہ سے نکلو گے۔ اور اپنے مالک کو پھر شراب پلانے لگ جاؤ گے تو فَاذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ میرا بھی وہاں ذکر کرنا مگر وہ گیا اسے آپکا ذکر کرنا بھول گیا۔ چنانچہ اس کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ۔ یعنی شیطان نے اسے اپنے مالک کے پاس حضرت یوسف کا ذکر کرنا بھلا دیا۔

دوم۔ اس وقت جبکہ حضرت موسےٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون اکٹھے سفر کر رہے تھے۔ تو مچھلی پانی میں چلی گئی۔ مگر یوشع حضرت موسےٰ کو اطلاع دینا بھول گئے۔ جب آگے چل کر یاد آیا۔ تو کہنے لگے مَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ یعنی مجھے اس کی یاد شیطان نے بھلا دی۔

قوت حافظہ اس طرح پر ہے جسطرح ہم سیاہی سے لت پت کر کے ہاتھ دیوار پر لگا دیں۔ پھر اس پر اور نشان لگتے جائیں۔ اس طرح پہلا نشان مٹتا چلا جائے گا۔ یہی انسانی حافظہ کا حال ہے۔ جو بات اس کے سامنے آتی ہے اس کو یاد رکھتا ہے۔ اور جس پر دیر گزر جائے وہ اسے بعد کے واقعات کی وجہ سے بھول جاتا ہے۔ بعد کے واقعات کی دو قسمیں ہیں (۱) اچھے اور (۲) بُرے اگر بعد میں آنے والے واقعات اچھے خیال ہوں تو اچھائی کیطرف منسوب ہونگے۔ اور اگر بُرے ہوں تو شیطان کیطرف نسبت دی جائے گی۔ مثلاً ایک امیر آدمی اپنے نوکر کو دہی لانے کے لئے بازار بھیجتا ہے۔ مگر راستے میں وہ تماشہ دیکھنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے کچھ دیر کے لئے تو اس کے دماغ میں دہی لانے کا خیال قائم رہے گا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد تماشہ کیطرف متوجہ ہو جانے کی وجہ سے اسے بھول جائیگا۔ اب جو اسے نسیان ہوا تو ایک بُرے کام میں مشغول ہو جانے کیوجہ سے۔ مگر اس کے مقابل میں ایک ایسا نوکر ہے جو کسی کام کے لئے گھر سے تو آتا ہے کہ مسجد کے پاس سے گزرتا ہے اور خیال کرتا ہے۔ کہ اچھا نماز ہو رہی ہے۔ نماز پڑھ لوں پھر کام کرلونگا۔ اب نماز میں مصروف ہونے کے باعث اسے وہ کام بھول جاتا ہے۔ اور جب گھر والے پوچھتے ہیں۔ تو وہ یہ نہیں کہہ دیتا۔ کہ او ہو کیا شیطانی خیال تھا۔ جس کیوجہ سے میں بھول گیا۔ بلکہ وہ یہی کہے گا کہ نماز میں مصروف ہونے کی وجہ سے بھول گیا۔ مگر پہلے نوکر کے کام پر سب یہی کہیں گے۔ کہ شیطانی کام کی وجہ سے اصل کام کو بھول گیا۔

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ شیطان ہمارے دماغ پر تصرف کر لیتا ہے۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ اگر واقعات بُرے ہوں تو شیطان کیطرف منسوب ہوتے ہیں۔ اور اگر اچھے ہوں تو شیطان کیطرف منسوب نہیں کئے جاتے۔ اس حدیث میں تو بھول جانے کی وجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔ کہ انسان کو شیطانی خیالات آجاتے ہیں۔ اور بھول جاتا ہے۔ مگر کبھی اچھے خیالات آنے کی وجہ سے بھی ایسا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر کہتے ہیں۔ کہ میں جب نماز پڑھنے لگتا ہوں۔ تو نماز میں بھی جنگ کے نقشے بناتا رہتا ہوں۔ یہ خیالات اچھے ہیں۔ انکو ہم شیطان کیطرف نسبت نہیں دیں گے۔ مگر یہ بھی ایک قسم کا نماز میں نسیان ہے۔

ضمنی طور پر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دو قسم کے واقعات انسان کبھی نہیں بھولتا۔ ایک تو ایسے واقعات جو انسان کی زندگی میں غیر معمولی ہوں۔ مثلاً کوئی آدمی چھت سے گرا ہو۔ اور اس سے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہو دوم وہ واقعات جو ہر روز اس کی نظر کے سامنے آتے رہتے ہیں۔ مثلاً کوئی شخص بھی اپنی بیوی بچوں یا ماں باپ کو نہیں بھول سکتا۔ پس آریوں کا یہ کہنا کہ انسان مختلف جونوں میں ڈالا جاتا ہے سراسر غلط ہے۔ کیونکہ اگر انسان ایک جون سے دوسری جون میں جائے۔ تو کم ازکم اسے کوئی نہ کوئی غیر معمولی واقعہ تو ضرور یاد ہونا چاہیئے۔ مگر کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا۔ خاکسار محمد حفیظ مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

160

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلامی حکومت کے فرائض۔ اور ذمہ واریاں

منجملہ ان فرائض کے جو گذشتہ پرچہ میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ اسلامی حکومت کا ایک بہت بڑا اور اہم فرض عدل و انصاف کا قیام ہے۔ اس کے لئے قضاء کا محکمہ اسلامی حکومت کا اہم ترین محکمہ ہے۔ اور حکومت کا فرض ہے۔ کہ قضاء کا اعلےٰ درجہ کا انتظام کرے۔ قاضی ایسے آدمیوں کو مقرر کیا جائے۔ جو لائق اور کام کے اہل ہوں۔ ان کے متعلق حکم دیا ہے۔ کہ وہ کسی کی رو رعایت نہ کریں۔ رشوت نہ لیں۔ اور خارجی اثرات کے زیر اثر ہرگز کوئی فیصلہ نہ کریں۔ بلکہ شہادت اور ثبوت پر مقدمہ کا فیصلہ کریں۔ شہادت اور ثبوت مدعی کے ذمہ رکھا ہے جسے وہ اگر پیش نہ کر سکے۔ تو مدعا علیہ پر حلف رکھا ہے۔ قاضیوں کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ دیکھیں کہ گواہ ثقہ ہوں۔ آوارہ و اوباش لوگ نہ ہوں۔ اس کے ساتھ عدل و انصاف کے قیام میں مدد دینے اور کم فہم اور کم علم لوگوں کو اپنے حقوق کے سمجھنے میں مدد دینے کے لئے اسلام نے ایک سلسلہ مفتیوں کا جاری کیا ہے مفتی وہ لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو قانون شریعت سے پوری طرح واقف ہوں۔ لیکن مفتی کے تقرر کا اختیار حکومت کے ہاتھ میں رکھا ہے۔ خود بخود کسی کو یہ منصب اختیار کر لینے کی اجازت نہیں دی۔ قاضیوں کے فیصلہ جات کا نفاذ حکومت کے ذمہ ہے۔ اور متعلقہ حکام کو خاص طور پر ہدایت ہے۔ کہ ان کے اجراء و نفاذ میں کسی قسم کا لحاظ یا رعایت نہ کریں کسی پر رحم یا کسی پر زیادتی نہ کریں۔ اور کسی کی شخصیت کا خیال کئے بغیر اس کے متعلق قضاء کے فیصلہ کو عملی صورت دیں۔ اس بارہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا۔ کہ اگر میری بیٹی فاطمہ چوری کرے۔ تو میں اس کو بھی سزا دینے سے دریغ نہ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے کو ایک جرم میں خود اپنے ہاتھ سے کوڑے لگائے۔

رعایا کی صحت جسمانی کا خیال رکھنا بھی اسلامی حکومت کے فرائض میں داخل ہے قرآن کریم نے فرمایا ہے والرجز فاھجر اس میں یہ بھی حکم ہے۔ کہ گندگی اور غلاظت کو دور کیا جائے۔ گویا پبلک جگہوں اور راستوں کی صفائی اسلامی حکومت کے ذمہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو حکم دیا کرتے تھے کہ آوارہ کتوں کو مار دیں۔ تا وہ غلاظت نہ پھیلائیں۔ اور ان میں سے بعض پاگل ہو کر پبلک کے لئے نقصان کا موجب نہ بن سکیں اہل ملک کی تعلیم کا انتظام کرنا بھی حکومت کا فرض ہے۔ قرآن شریف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جو فرائض بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے ولیعلمھم الکتاب والحکمۃ (سورہ جمعہ ع ۱) یعنے احکام ضروریہ اور ان کی حکمت کا سکھانا بھی آپ کا کام ہے کتاب سے مراد صرف قرآن کریم نہیں۔ بلکہ جملہ علوم ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم خود جامع العلوم ہے۔ اور اس میں علم ہیئت علم نباتات۔ علم تاریخ۔ علم الاخلاق علم طب اور علم حیوانات وغیرہ جملہ علوم کا ذکر ہے۔ پس کتاب سکھانے کا کام بتا کر گویا ان علوم کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم (ابن ماجہ) یعنی ہر مسلمان پر حصول علم فرض ہے۔ آپ کو مسلمانوں کی تعلیم کا اسقدر خیال رہتا تھا۔ کہ بدر میں جو کفار قید ہو کر آئے۔ ان میں سے بعض پڑھے لکھے تھے۔ آپ نے ان کی آزادی کے لئے یہ فدیہ مقرر فرمایا۔ کہ وہ مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہمارے مقدس آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کو تعلیم یافتہ دیکھنے کا کسقدر شوق تھا۔ افسوس کہ آج مسلمان تعلیم کے لحاظ سے سب قوموں سے پیچھے ہیں۔

ملک میں امن و امان قائم رکھنا بھی اسلامی حکومت کا فرض ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی حکومت کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایک عورت ملک کے ایک سرے سے چلے اور سینکڑوں میل کا سفر کر کے دوسرے سرے پر جا پہنچے مگر اس کو کوئی خطرہ نہ ہو۔ قرآن کریم نے ان لوگوں کی شدید مذمت کی ہے۔ جو ملک میں فساد پھیلاتے ہیں۔ اور ایسے حاکموں کو بھی تنبیہ فرمائی ہے۔ جن کی حکومت میں فساد اور بدامنی ہو۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ جن حاکموں کی غفلت سستی یا ظلم کی وجہ سے ملک میں بدامنی پیدا ہو۔ اور فساد پھیلے۔ وہ خدا تعالےٰ کے حضور سخت مجرم ہیں۔ اسی سلسلہ میں ملک کی عزت و آزادی کی حفاظت کی بھی بہت تاکید کی گئی ہے۔ قرآن کریم نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے۔ کہ اپنی سرحدوں کو ہمیشہ مستحکم رکھیں۔ اور ان پر مضبوط چوکیاں قائم کریں۔ اور خواہ امن کا زمانہ ہو۔ یا جنگ کا۔ حفاظت ملکی کے انتظامات سے کبھی غافل نہ ہوں۔ پبلک کے لئے ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہونچنے کے لئے موزوں اور صاف رستے مہیا کرنا بھی اسلامی حکومت کا فرض ہے۔ اسلام کے ابتدائی ایام میں جب سفر پیدل یا زیادہ سے زیادہ گھوڑے خچر پر ہوتا تھا۔ اور گاڑیوں اور موٹروں وغیرہ کا رواج نہ تھا۔ یہ حکم تھا۔ کہ رستے کم سے کم بیس فٹ چوڑے رکھے جائیں۔ موجودہ زمانہ میں اس سے زیادہ چوڑے رستے رکھے جاتے ہیں۔ مگر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ٹریفک کی نوعیت بدل گئی ہے۔ نیز وہ بہت زیادہ ہو گیا ہے۔

ان ظاہری باتوں کے علاوہ اہل ملک کے اخلاق کی نگرانی اور درستی بھی اسلامی حاکم کا فرض ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ملک میں لوگوں کی تعلیم و تربیت کے ایسے معقول اور تسلی بخش انتظامات کرے۔ کہ ملک کی اخلاقی حالت خراب نہ ہونے پائے۔ بلکہ روز بروز بلند ہوتی جائے۔ اس کے ساتھ ہی قرآن کریم نے ہر کسی کا حکم بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے۔ جس میں یہ بات داخل ہے کہ لوگوں کے درجہ کو بلند کیا جائے۔ یعنے ان کی ہر قسم کی ترقی کو مدنظر رکھا جائے۔ اور یہ ایک ایسا حکم ہے۔ جو ہر زمانہ کی ضرورتوں پر حاوی ہے۔ تمدنی لحاظ سے جو نئے نئے سوالات دنیا میں پیدا ہوتے رہیں۔ ان کو شریعت کے بیان کردہ اصول کی روشنی میں حل کرنا۔ نئے نئے علوم کو ملک میں رائج کرنا۔ اور ان کے ضرر رساں پہلوؤں سے اہل ملک کو بچانے کے لئے مناسب انتظامات کرنا۔ مفید ریسرچ کی طرف لوگوں کو مائل کرنا۔ یہ سب کام اسلامی حکومت کے ذمہ ہیں۔ اور پھر ان اصول کی بناء پر اپنے اپنے زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے دوسری ضروری باتوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ غرضیکہ اسلام نے ایسی حکومت کا خاکہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ کہ اگر یہ قائم ہو جائے۔ تو دنیا میں امن و امان قائم ہو کر یہ فردوس کا نمونہ بن جائے۔ اور انشاء اللہ العزیز ایسا ہی ہوگا۔ دنیا آج نہیں تو کل ضرور اسطرف آئے گی ✦

آپ کو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہوں۔ ان کو حمل کے پہلے مہینے سے "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس ✦ مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام "ہمدرد نسواں" ہے دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ایک مخلص برمی احمدی کارکن کا انتقال

ملک برما کی تمام جماعتوں کے جنرل سکرٹری محمد ابراہیم صاحب جو ۲ر جولائی ۱۹۴۲ء کو قادیان پہنچے تھے۔ اور ایک لمبا سفر پیدل طے کر کے برما سے بھاگ کر یہاں آئے تھے۔ اور جن کے ساتھ اُن کی ۹/۸ سالہ لڑکی خدیجہ نام بھی تھی۔ نور ہاسپٹل میں ایک لمبی بیماری کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اصل میں ہندو اور وزیگا پٹم کے رہنے والے تھے۔ مرحوم کے والد برما میں گئے۔ اور وہاں ہی رہ پڑے۔ مرحوم نوعمری میں جناب سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین صاحب کی تبلیغ اور خط وکتابت سے دس بارہ سال ہوئے احمدی ہوئے مرحوم نہایت مستعدی سے جماعت کے مختلف کام سرانجام دیتے اور رنگون میں رہتے تھے۔ ایک دفعہ وہ اپنی تنخواہ وصول کرنے کے لئے کسی دوسرے مقام پر گئے۔ اور واپسی پر دیکھا۔ کہ راہ میں جاپانی بمباری کر رہے ہیں۔ اور راستے بند ہیں۔ مرحوم کے ہمراہ اس وقت خدیجہ نام ایک لڑکی تھی۔ باقی بیوی بچے ہمراہ نہ تھے۔ مرحوم بال بچوں تک نہ پہنچ سکے۔ اور اسی افراتفری میں ہندوستان کی طرف بھاگے۔ اور ہزاروں مصیبتیں سہتے ہوئے بالآخر قادیان پہنچے۔ مرحوم کی وفات ۶ر اکتوبر کو ہوئی اور اسی روز شام کو دفن کر دیئے گئے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اُن کی بیوی بچوں کا حافظ وناصر ہو۔ میں انشاءاللہ مرحوم کے مفصل حالات کسی آئندہ اشاعت میں شائع کرونگا۔ جن دوستوں کو مرحوم کے حالات معلوم ہوں وہ مجھے بذریعہ خط اُن سے مطلع فرماویں۔ لڑکی اب سید محمد اسحاق ناظر صاحب نظارت ضیافت کے زیر انتظام ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک مخلص احمدی دوست کا جذبۂ اخوت

مَیں نے جب احمدیت قبول کی۔ تو میرے تمام خاندان نے میرا بائیکاٹ کر دیا۔ اور مال واسباب چھین لیا۔ میری بیوی جو ابھی تک ہم خیال تھی۔ اُسے انہوں نے مجھ سے علیحدہ کر لیا۔ اور مجھے ایک دو سالہ بچے اور دو نوجوان لڑکیوں کے ساتھ جن میں سے ایک کی عمر بائیس سال اور دوسری کی بیس سال تھی گھر سے نکال دیا۔ مَیں نے ایک دوسرے گاؤں میں سکونت اختیار کر لی۔ مگر مخالفت کی وجہ سے مجھے کام پر نہ لگایا گیا۔ آخر حالت یہاں تک پہنچ گئی۔ کہ بعض دفعہ آٹھ آٹھ پہر تک بچے بھوکے رہے۔ ایک دن میرا چھوٹا لڑکا بیمار ہوا۔ میں اُسے چک ۴۳ شمالی المعروف گھنیانوالہ میں لے گیا۔ وہاں میاں نذر محمد صاحب ایک احمدی طبیب ہیں۔ جو طبیہ کالج دہلی کے فارغ التحصیل ہیں۔ انہیں مَیں نے اپنی تمام داستان سنائی۔ انہوں نے بکمال محنت بچے کا علاج شروع کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ بالکل تندرست ہوگیا۔ اس کے بعد انہوں نے دوسری ہمدردی یہ کی کہ میری دونوں لڑکیوں کیلئے رشتے تلاش کئے۔ اور آخر ایک لڑکی کا رشتہ گجرات میں اور دوسری کا سیالکوٹ میں کرا دیا۔ تیسری ہمدردی یہ کی کہ شادی کے تمام اخراجات انہوں نے اپنی گرہ سے ادا کئے۔ یعنی ۵۵ روپے تو نقد دئے۔ اور اڑھائی سو روپیہ کے پارچات اور زیور وغیرہ تیار کرائے اسی طرح دعوت کیلئے ایک بوری آٹا اور دس سیر گھی دیا۔ اور خود ہی تمام انتظام کیا۔ مخالفین نے اس موقعہ پر شرارتیں کیں۔ لیکن انہوں نے عمدگی سے فساد کو روک کر یہ تقریب بخیر وخوبی سرانجام دی۔ آخری ہمدردی انہوں نے یہ کی کہ اب انہوں نے مجھے پندرہ روپیہ ماہوار پر ایک لوہار کے ہاں ملازم کرا دیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ میاں نذر محمد صاحب کیلئے خاص طور پر دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالےٰ اُن کے اخلاص میں برکت دے۔ اور اُن پر بیش از بیش فضل نازل فرمائے۔ خاکسار فضل دین از سرگودہا

آپ اور آپکی نسلوں کیلئے فائدہ مند چیز

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمایا:۔

"لوگ غیر ضروری باتوں پر روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ امراء کے گھروں میں بیسیوں چیزیں ایسی رکھی رہتی ہیں۔ جو کسی کام نہیں آتیں۔ مگر اُن پر اس لئے روپے خرچ کرتے ہیں۔ کہ کبھی کسی مہمان کے آنے پر اس کے سامنے لائی جائیں۔ تو وہ دیکھ کر کہے۔ کہ اچھا خانصاحب! آپ کے پاس یہ چیز بھی موجود ہے۔ بس اتنی سی بات سنکر اُن کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ اور وہ پچاس روپے کی رقم جو اس پر خرچ ہوتی ہے گویا اس طرح وصول ہو جاتی ہے۔ ایسی غیر ضروری چیزوں پر تو لوگ روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی باتوں پر نہیں کرتے۔ انکے متعلق کہہ دیتے ہیں۔ کہ وہ دہرائی جاتی ہیں۔ حالانکہ اخبارات نہ صرف انکے فائدہ کی چیزیں ہیں۔ بلکہ اُن کی اولادوں کیلئے بھی ضروری ہیں۔"

رشتوں کی ضرورت

ایک پُرانے مخلص صحابی کے دو لڑکوں کے لئے رشتوں کی ضرورت ہے۔ لڑکے مبائع۔ احمدی۔ کنوارے اور مشاہرہ پچاس اور ساٹھ روپے ماہوار لازم ہیں۔ لڑکیاں تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے واقف اور معزز خاندان سے ہوں۔

ا۔ ح۔ معرفت ڈاکٹر محمد اشرف

پی اے پی ہسپتال بریڈ ووڈ پارک لاہور

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو چھ سات روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ پچاس قرص ۹ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

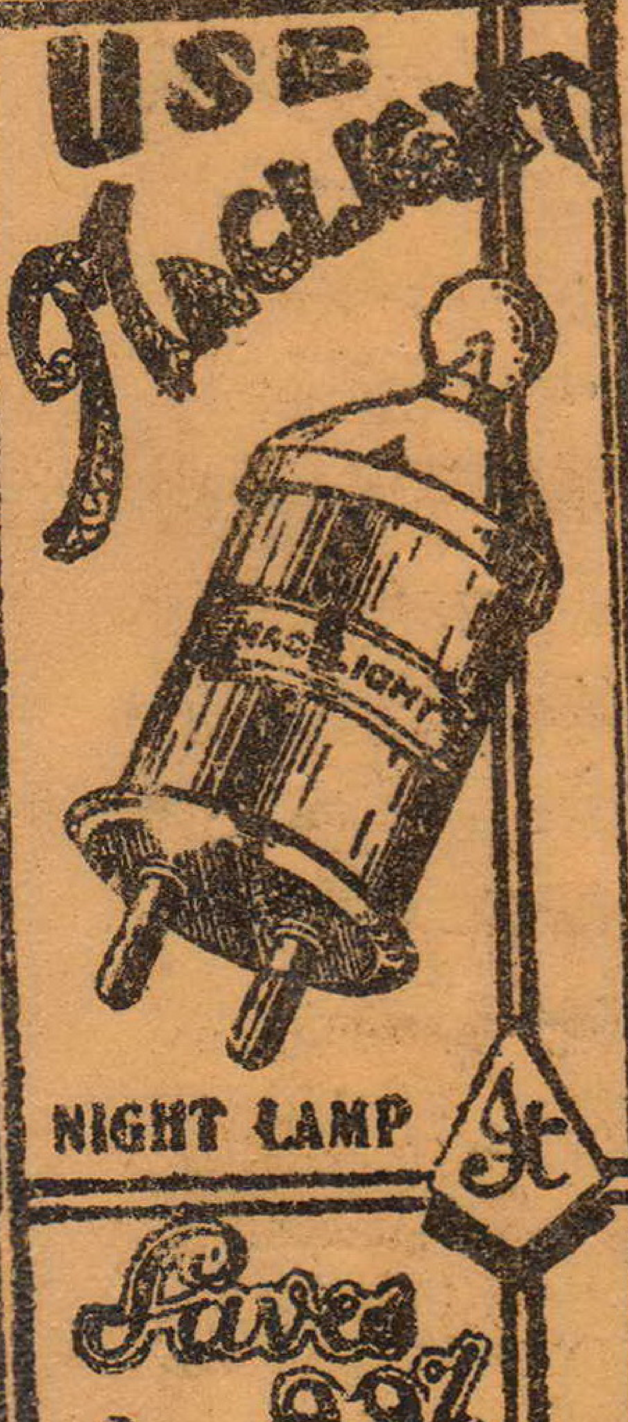

میک لائٹ

اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں۔ بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے

ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

B.65

حب اٹھرا

اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہر مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

161

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک جدید تصنیف

مرکزِ احمدیت ــــ قادیان

ایک مدت سے میرے دل میں یہ خواہش تھی۔ کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جسمیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز کے ایسے تفصیلی حالات ہوں۔ کہ گویا پڑھنے والا اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ اور اس کتاب کے پڑھنے سے اُسے خواہش پیدا ہو کہ وہ مرکز احمدیت کو ایکدفعہ جاکر دیکھ آئے۔ اور یہ کتاب خوبصورت ہو۔ مجلّد ہو مصوّر ہو۔ ایک لمبی مدت کے بعد ایسے وقت میں جبکہ سامان طباعت از حد گراں ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ایک بہت بڑی حد تک اس کتاب کے لکھنے کی توفیق دیدی۔ اور مجھے اُمید ہے۔ کہ ایک ہفتہ تک اسکی لکھائی کا کام شروع ہو جائیگا۔ اسکی فہرست مضامین کا اندازہ لگانے کیلئے ایک فہرست میں اس اعلان کیساتھ شائع کر رہا ہوں۔ تاکہ آپ دیکھ سکیں کہ آپ کو ایسی کتاب کی ضرورت ہے، یا نہیں؟

فہرست مضامین

۱۔ بانیان قادیان کی تاریخ

۲۔ مٹی ہوئی قادیان

۳۔ "مسیح موعود علیہ السلام" اس عنوان کے ماتحت بہت بڑی حد تک حضرت اقدس کے مختصر حالات زندگی حضور کے یوم پیدائش سے یوم وصال تک جمع کر دیئے ہیں۔

۴۔ آپ کی تعلیم کے چند نمونے

۵۔ آپ کے چند نشانات

۶۔ آپ کی اولاد

۷۔ خلافت اولیٰ رضہ

۸۔ خلافت ثانیہ (ایدہ اللہ)

۹۔ گذرے ہوئے صحابہ مسیح موعودؑ کا ذکر

۱۰۔ آپ کے کچھ موجود صحابہ کا تذکرہ

۱۱۔ آپ کی چند صحابیات

۱۲۔ شہدائے احمدیت

۱۳۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السما

۱۴۔ قادیان جدید

۱۵۔ "موجودہ نظام اور اس کی تفصیل" اس ضمن میں سلسلے کے تمام ادارے۔ نظارتیں اور محکمے آجائیں گے۔

۱۶۔ سلسلہ کے مصنفین۔ صحافیین۔ مبلغین اور شاعر

۱۷۔ قابل ذکر علماء۔ قضاۃ۔ مفتین

۱۸۔ قادیان کے جدید محلے۔ مساجد۔ خاص عمارتیں اور آبادیاں۔

۱۹۔ سلسلہ احمدیہ کی اندرونی تنظیمی تحریکات۔ اس عنوان کے ماتحت مردوں۔ عورتوں اور علمی اداروں اور انجمنوں کا ذکر آ جائیگا۔

۲۰۔ احمدیہ جوبلی

۲۱۔ قادیان کی مادی ترقی

۲۲۔ پیغامات

۲۳۔ قادیان شعرائے احمدیت کے نزدیک

اس فہرست سے آپ کو اندازہ لگانیکا موقعہ مل سکیگا۔ کہ آپ کو ایک اس کتاب میں کسقدر ذخیرہ۔ تاریخی معلومات۔ سلسلہ کی مساعی کا نچوڑ مل سکیگا۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے خاندان کے مفصل حالات آپکو اس کتاب میں مل سکینگے۔ میری محنت۔ کوشش۔ سعی بلیغ کا اندازہ کتاب کو ہاتھ میں لیکر آپ لگا سکیں گے اور خصوصاً جبکہ آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ میں سات سال سے ایک موذی مرض کا شکار ہوں۔

کتاب اخراجات کی کمی کی وجہ سے بہت تھوڑی چھپوائی جا رہی ہے۔ اس لئے آج ہی اس کی خریداری کے لئے آرڈر دیجئے تاکہ بعد میں افسوس نہ ہو۔ کتاب پندرہ دسمبر ۴۲ء تک انشاءاللہ چھپ جانے کی توقع ہے۔ قیمت کا اندازہ بعد میں ہو سکیگا۔

اس کتاب کے آرڈرز کیلئے میرا پتہ } شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر اخبار "الحکم" قادیان پنجاب

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصّہ کا نام نہیں جوانی اس طاقت کا نام ہے جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادۂ حیات پیدا کرنے والی دوا حبوب جوانی استعمال کریں قیمت ۵۰ گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر تقرر کے لئے نرسوں کی طرف سے ۱۴ نومبر ۱۹۴۲ء تک مجوزہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں۔

اوصاف:۔ امیدوار کے لئے ضروری ہے۔ کہ انکے پاس بطور نرس ٹریننگ کا سرٹیفکیٹ یا ڈپلومہ ہو۔ اور وہ پنجاب رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۳۲ء کے ماتحت "اے" یا "بی" ڈویژن میں بطور نرس رجسٹرڈ ہو ان امیدواران کو جنہیں اے۔ آر۔ پی کے کام کی ٹریننگ ملی ہو۔ اور جنہیں عورتوں اور بچوں میں کام کرنے کا تجربہ حاصل ہو۔ ترجیح دی جائیگی۔

تنخواہ:۔ "اے" ڈویژن۔/۱۶۵ روپیہ مقررہ نیز کیال الاؤنس۔/۶۶ روپیہ سالانہ + "بی" ڈویژن ۱۲۰-۲-۱۰/ ۱۰۰ نیز گرانی کا اور دیگر الاؤنس جو سروس کے قواعد کے ماتحت دیئے جاسکتے ہیں۔

اقلیتوں کیلئے مخصوص اسامیاں:۔ "اے"۔ ۱۔ اور بی ڈویژن میں علی الترتیب مسلمان ۵ اور ۷۔ اینگلو انڈین ۱۱ اور ۱۵ سکھ پارسی اور ہندوستانی عیسائی ۱ اور ۱۔ غیر مخصوص ۲۔ اور ۱۰ مزید تفصیلات اور فارم درخواست کے لئے (جو مفت ملیگا) ایک لفافہ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو اور اپنا پورا پتہ درج ہو۔ چیرمین نارتھ ویسٹرن ریلوے سبارڈینیٹ سروس کمیشن ۳۴۔ لارنس روڈ لاہور کے نام ارسال کریں۔ لفافہ کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھیں "نرسوں کیلئے خالی اسامیاں"

چیرمین

ہمارے متواتر اعلانات کے باوجود بعض کرمفرماؤں نے وی۔ پی واپس کر دیئے ہیں اور اسطرح الفضل کو نقصان پہنچا ہے۔ کیا احباب اس نقصان دہ طریق عمل سے احتراز نہ فرمائینگے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن ۱۶ اکتوبر۔ جزائر سالومن میں کوڈال کنال کے پاس اسوقت ایک بہت بڑی سمندری اور ہوائی لڑائی ہو رہی ہے۔ جاپان کے ایک جنگی جہاز کو نقصان پہنچا۔ تین اور جہازوں پر نشانے لگے پانچ فوج بردار جہاز ڈوب گئے۔ اور چار کو نقصان پہنچا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی اپنا کھویا ہوا علاقہ دوبارہ حاصل کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ دونوں فوجوں کو کمک پہنچ چکی ہے۔ دوشنبہ کی رات کو امریکن اڑن قلعوں نے جزیرہ بوکا میں دشمن کے ہوائی اڈوں پر حملے کئے اور کئی جگہ آگ لگا دی گئی۔ ایک تجارتی جہاز کو بھی آگ لگائی گئی۔ اور دشمن کے چھ شکاری ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔ نیو جارجیا کے جنوب میں دشمن کے ایک جزیرہ پر حملہ کیا گیا۔ کوڈال کنال میں امریکن ہوائی اڈہ پر جاپانی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ مگر ان میں سے تین گرا لئے گئے دشمن کے ایک فوج لانیوالے جہاز پر بھی سیدھے نشانے لگے۔ جاپانی جنگی جہازوں کا ایک دستہ کوڈال کنال کے آس پاس چکر لگاتا دیکھا گیا ہے جاپانی فوج جنگلوں میں سے ہوکر جزیرہ کے شمال مغرب میں پہنچنے کی کوشش کر رہی ہے۔ امریکہ کے جنگی وزیر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکن ہوائی دستے اور پیدل فوج سمندری بیڑے کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔ اور جاپانیوں کے مقبوضہ بعض اور جزائر میں بھی امریکن فوج حملے کر رہی ہے۔ جزائر الیوشن میں سے بعض پر قبضہ کے نتیجہ میں جاپانیوں نے بعض کو خود ہی خالی کر دیا ہے۔ اب کسکا پر امریکن ہوائی جہاز قریباً روزانہ حملے کرتے ہیں۔ ان جزائر کے آخری سرے پر اب صرف یہی ایک چھاؤنی جاپانیوں کے قبضہ میں رہ گئی ہے۔ نیوگنی سے لڑائی کی کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ کل کی خبر تھی۔ کہ ٹمپلٹن کے پل کے پاس لڑائی ہو رہی ہے۔

ماسکو ۱۶ اکتوبر۔ سٹالن گراڈ پر جرمنوں نے جو نیا حملہ کیا ہے۔ اس میں انہوں نے شہر کے شمال مغرب میں کارخانوں کے علاقہ میں گھسنے کی زبردست کوشش کی۔ تیس ہزار پیدل فوج اور سو ٹینکوں کے ساتھ انہوں نے جو حملہ کیا۔ اس میں بھاری نقصان اٹھا کر وہ روسیوں کو پیچھے ہٹانے میں کامیاب ہوگئے۔ اس لڑائی میں ڈیڑھ ہزار جرمن مارے گئے۔ اور چالیس ٹینک برباد ہوئے۔ جنوب مغرب میں روسی فوج نے دشمن کی اگلی کھائیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ موزڈاک کے علاقہ میں دشمن کے سب حملے روک دیئے گئے۔ اور اس کے ۹ ٹینک برباد کر دیئے گئے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ اب اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ روسی محاذ کے جرمن کمانڈر انچیف مارشل فان بک اور چیف آف دی جنرل سٹاف کو ہٹلر نے ان کے عہدوں سے علیحدہ کر دیا ہے۔

چنگنگ ۱۶ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپانیوں نے ہانگ کانگ کے پاس کچھ فوج اتارنے کی کوشش کی۔ مگر چینیوں نے سخت مزاحمت کی اور دشمن کو پیچھے ہٹا دیا۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ برطانی طیاروں نے شمالی فرانس میں ۲ حملے کئے۔ پہلے حملہ میں تو دشمن نے کوئی مقابلہ نہ کیا۔ مگر دوسرے حملہ میں دشمن کے بیس جہاز مقابل پر آئے لیکن جب برطانی جہاز ان سے مقابلہ کے لئے بڑھے۔ تو آدھے تو واپس فرانس کی طرف بھاگ گئے۔ اور باقی بادلوں میں جا چھپے۔ ہالینڈ میں بھی دشمن کے اہم ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔ برطانی ہلکے جنگی جہازوں نے چینل میں دشمن کے دو ٹرالروں پر حملے کئے۔ بدھ کے روز ایک رسد لانیوالے جہاز کو چینل میں برباد کر دیا۔ اسکی حفاظت کرنیوالے ۲ جہازوں کو آگ لگا دی گئی۔ اور باقی بھاگ گئے۔ ایک جزیرہ کے پاس دشمن کی ایک تارپیڈو کشتی برباد کر دی گئی۔ ان لڑائیوں میں ۲ برطانی جہاز گھائل ہوئے۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ وزیر ہند نے دارالعوام میں بتایا۔ کہ تیس ہزار برطانی اور برمی اسوقت برطانی تجارتی جہازوں پر کام کر رہے ہیں۔ آپ نے ہندوستان کے بحری بیڑے کی طاقت کی تفاصیل بیان کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر اتنا کہا۔ کہ اب وہ پہلے سے سات گنا ہے۔

کراچی ۱۶ اکتوبر۔ سندھ مسلم لیگ پارٹی کے صدر نے آج گورنر سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ پارٹی نے اس شرط پر نئی کیبنٹ کی حمایت کا وعدہ کیا ہے کہ مسلم لیگ کے پروگرام پر عمل کرے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ پیرس ریڈیو کا بیان ہے کہ جنرل رومیل اپنے عہدہ کا دوبارہ چارج لینے کے لئے افریقہ واپس روانہ ہوگیا ہے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ جرمن ریڈیو کے بیان کے مطابق جرمن پریس چیف ڈاکٹر شمڈٹ نے برلن میں ایک پریس کانفرنس کے دوران میں سوئٹزرلینڈ کے اخباروں کو سخت دھمکی دی اور کہا کہ سوئٹزرلینڈ کے کئی اخبار ایسا رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جو جرمن گورنمنٹ کے خیال میں سوئٹزرلینڈ کی غیر جانبداری کی ذمہ داریوں کے خلاف ہے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ سندھ کے مسلمان وزیر اعظم مسٹر اللہ بخش کی برطرفی کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہاؤس آف کامنز میں مسٹر ایمری نے کہا کہ مسٹر اللہ بخش نے ستمبر میں وائسرائے کے نام اپنے خط کو اخباروں میں چھپوا دیا تھا۔ اس سے جو صورت حالات پیدا ہوئی۔ اسپر مجھ سے مشورہ لیا گیا تھا۔ اور میں نے یہ تسلیم کیا تھا کہ ان حالات کی روشنی میں وہ وزیر اعظم کے عہدہ پر نہیں رہ سکتے۔ مگر انہیں برطرف کرنے کا قطعی فیصلہ گورنر نے ذاتی بات چیت کے بعد ہی کیا۔ خطابات کی واپسی وجہ نہیں۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ آج جب ہاؤس آف کامنز میں دریافت کیا گیا کہ ایگزیکٹو کونسل کے باقی تین انگریز ممبروں کی جگہ بھی ہندوستانی ممبر مقرر کئے جائیں گے۔ تو مسٹر ایمری وزیر ہند نے جواب دیا کہ فی الحال کوئی ایسی تبدیلی زیر غور نہیں۔

ماسکو ۱۵ اکتوبر۔ ایم مولوٹوف نے اپنے دستخطوں سے سٹالن کی طرف سے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا ہے کہ ہرہیس کے خلاف فوری طور پر مقدمہ چلایا جائے۔ آپ نے کہا کہ تمام بنی نوع انسان نازیوں کے خونی ٹولے کے لیڈروں کے خونی مظالم سے بخوبی واقف ہے۔ روسی گورنمنٹ یہ ضروری سمجھتی ہے کہ ایک سپیشل ٹریبونل کے سامنے جرمنی کے ان لیڈروں کے خلاف شدید ترین قوانین کے ماتحت مقدمہ چلایا جائے۔ جو جنگ کے دوران میں نازی جرمنی کے خلاف لڑنیوالی طاقتوں کے ہاتھ آگئے ہیں۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ ریوٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمن روس میں بے پناہ مظالم ڈھا رہے ہیں۔ جرمنوں نے ہزاروں دیہات کو صفحہ ہستی سے ناپید کر دیا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے ماسکو سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ایسے پچاس دیہات کو دیکھا جو محض کھنڈر ہی کھنڈر تھے۔ کرچ میں تمام مردوں کو جن میں تیرہ سال کے کم سن لڑکے بھی شامل ہیں غلام بنا کر جرمنی بھیجدیا گیا ہے۔ کریمیا میں ہزاروں معصوم لوگوں کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا ہے۔ سٹالن گراڈ کے جنوب میں جرمنوں نے کئی روسی سپاہیوں کو زندہ جلا دیا۔

پٹنہ ۱۵ اکتوبر۔ جمشید پور میں ٹاٹا کمپنی کے کارخانہ آہن و فولاد پر اسنشل سروس آرڈی ننس مجریہ ۱۹۴۱ء کا اطلاق ہو جانے کے بعد حکومت بہار نے ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیار دے دیا ہے کہ وہ مناسب احکام جاری کر کے اعلان کر دیں کہ اس کارخانہ کے نظم و نسق یا کام کاج سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص انکی اجازت کے بغیر مشتہرہ رقبہ کی حدود سے باہر نہیں جا سکتا۔

واشنگٹن ۱۵ اکتوبر۔ مسٹر وینڈل ولکی مشرق وسطی۔ ایران۔ ترکی۔ روس اور چین کا دورہ کرنے کے بعد واشنگٹن پہنچ گئے۔ آپ نے صدر روزویلٹ سے تین گھنٹے تک بات چیت کی۔ اور دورہ کے متعلق اپنے تاثرات صدر روزویلٹ کے گوش گزار کئے۔ اس ملاقات کے بعد مسٹر ولکی نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میں نے ۳۱ ہزار میل کا سفر کیا ہے۔ آج بھی دوسرے محاذ کے سلسلہ میں اپنے بیان پر قائم ہوں۔

چنگنگ ۱۵ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جاپانی ہند چینی کے ایک جزیرہ کی قلعہ بندی کر رہے ہیں۔ وہ اس جزیرہ کو زبردست بحری مستقر بنانا چاہتے ہیں۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ منگل کے روز لیبیا کے محاذ پر اطالوی جرنیل ایس سانڈرو پری گھیری ہلاک ہوگیا۔

ماسکو ۱۶ اکتوبر۔ سٹالن گراڈ پر نئے حملہ میں شمال مغرب کی بستیوں میں سب جگہ اس حملہ کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ مگر مزدوروں کی بستی میں روسیوں کو کئی بازار خالی کرنے پڑے۔ موزڈاک کے علاقہ میں جرمن اڑے ہوئے ہیں۔

دہلی ۱۶ اکتوبر۔ جنرل ویول نے شمال مشرقی سرحد کا چارروز تک دورہ کیا۔ اور اگلی چوکیوں کا معائنہ کیا۔ برما کی سرحد کو بھی پار کیا۔ اب واپس پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ نیوگنی میں بڑے گھمسان کی جنگ شروع ہو چکی ہے۔

حبّ ایارج فیقراء کے متعلق شہادات

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب فرماتے ہیں:۔ "میں اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے حکیم عبد العزیز خانصاحب کی حب ایارج فیقراء استعمال کی ہیں۔ اور ان کو ہر طرح مفید پایا"۔

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل کی رائے:۔ "مجھے عرصہ سے دائیں بازو میں یہ تکلیف تھی کہ تحریری کام کرنے پر تھک جاتا تھا۔ مکرم خانصاحب کی دوائی "حب ایارج فیقراء" چند دن استعمال کرنے سے مجھے غیر معمولی آرام محسوس ہوا"۔

قیمت بارہ آنے فی تولہ۔ ملنے کا پتہ:۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔